ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

فتوحات بلادِ شام: عربی و اُردو کتب کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Urdu Literature on Islamic Conquests: History and Sīrah

Razia Sultana
PhD Scholar, Department of Islamic Studies
National College of Business Administration & Economics Sub Campus Multan
razia.sultana2480@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Arshad Habib
Assistant Professor of Islamic Studies, NCBA&E Multan
arshadhabib12@gmail.com

Abstract
Bilād al-Shām is a highly significant and central region in Islamic history, where major political, social, economic, and cultural transformations took place as a result of the Islamic conquests in the first century of Hijrah. Before Islam, this region was under the control of the Byzantine Empire; however, the conquests during the Prophetic era (peace be upon him) and the period of the Rightly Guided Caliphate marked the beginning of a new phase in its history. Under the leadership of great Companions such as Abū ʿUbaydah ibn al-Jarrāḥ and Khālid ibn al-Walīd (may Allah be pleased with them), Muslim authority was consolidated, and later during the Umayyad period, Damascus gained the honor of becoming the capital.The Islamic system of governance introduced a gradual policy of reform and integration in Bilād al-Shām, whereby existing social structures were not entirely abolished but were reorganized according to Islamic principles. Fiscal measures such as jizyah and kharāj contributed to economic stability, while the judicial system promoted justice, equality, and the rule of law. Non-Muslim populations were granted religious freedom and protection of life and property, resulting in a peaceful and diverse society.For the study of this topic, classical and modern scholarly works, along with Urdu literature, serve as important sources. This intellectual heritage not only aids in understanding historical events but also highlights how Islamic conquests gave rise to a coherent civilizational and administrative system.The aim of this study is to conduct an analytical examination of the effects of Islamic conquests in Bilād al-Shām and to review the existing scholarly and research-based literature on the subject. In the contemporary era, this topic holds particular significance for understanding interfaith harmony, political administration, and cultural interaction.

Keywords: *Bilad al-Sham, Islamic Conquest, Caliphate, Religious, History &Sirah*

بلادِ شام کو اسلامی تاریخ میں بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے۔ یہ علاقہ اسلام سے قبل باز نطینی سلطنت کے ہی زیر تسلط تھا۔ پہلی صدی ہجری بلاد شام کی تاریخ میں ایسا دور ہے جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسعت اختیار کر گیا۔ شام ان علاقوں میں شامل تھا جہاں مسلمانوں کی آمد نے ایک نئے عہد کی بنیاد رکھی۔ اس نئے عہد نے نہ صرف سیاسی حدود کو نئے سرے سے متعین کیا بلکہ ایک تہذیبی، معاشرتی اور فکری نشوونما کی نئ راہیں متعارف کروائیں۔ بلادِ شام کی فتوحات کا آغاز نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے دور سے ہو چکا تھا۔ اسلامی تاریخ کے وسیع منظر نامے میں بلاد الشام کو ہمیشہ ایک مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ یہ خطہ جغرافیائی اور تہذیبی وسیاسی اہمیت کا حامل تھا۔ پہلی صدی ہجری میں اسلامی فتوحات کے بعد یہاں کے سیاسی نظام، معاشی ڈھانچے، مذہبی ماحول اور معاشرتی زندگی میں نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ انہی تبدیلیوں نے بعد ازاں اسلامی تہذیب وتمدن کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

فتوحات کے نتیجے میں خطہ بلادِ شام ایسے نظام کا حصّہ بنا جس کی بنیاد عدل وانصاف، نظم ونسق اور دینِ اسلام کے اصولوں پر قائم تھی۔ عہد نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ بالخصوص حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی

سربراہی میں ہونے والی فتوحات نے نہ صرف عسکری برتری قائم کی بلکہ ایک نئے سیاسی اور انتظامی ڈھانچے کو بنیاد بنایا۔ اس کو بعد میں بنو امیہ نے اپنے نقطہ عروج تک پہنچایا اور دمشق کو دارالحکومت قرار دیا۔ پہلی صدی ہجری میں ان فتوحات کے اثرات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی نظام حکومت نے مقامی معاشروں کو مکمل طور پر ختم کرنے کی بجائے درجہ بدرجہ نظام کی پالیسی اختیار کی۔ معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے مالیاتی نظام میں جزیہ اور خراج کے اصولوں کو اپنایا گیا۔ عدالتی نظام میں انصاف، مساوات اور احتساب کو فروغ دیا۔ اسلامی نظام کی بنیادی صفت رواداری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے غیر مسلم آبادی کو مذہبی آزادی اور جان ومال کا تحفظ مہیا کیا گیا۔ اس طرح ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہوئی جس میں مختلف تہذیبیں اسلامی اقتدار کے سایہ میں پروان چڑھیں۔(۱) علمی تحقیق کے پیچھے ایک طویل فکری اور علمی روایت کارفرما ہوتی ہے۔ ہر نئی تحقیق دراصل سابقہ علمی سرمایہ کی بنیاد پر آگے بڑھتی ہے اسی تسلسل کو سمجھنے کے لیے سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اس جائزے سے معلوم کیا جاتا ہے کہ متعلقہ موضوع پر پہلے کن اہلِ علم نے قلم اٹھایا۔ انہوں نے کن زاویوں سے بحث کی اور ان کی تحقیقات سے کون سے علمی نتائج اخذ کیے گئے۔ یوں سابقہ تحقیقات کا مطالعہ محقق کے لیے ایک فکری رہنمائی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے یہ شعور عطا کرتا ہے کہ اس کا تحقیقی کام علمی روایت میں کیا مقام رکھتا ہے۔

اسی اہمیت کے پیشِ نظر قدیم مسلم مؤرخین، جغرافیہ دانوں اور بعد کے ادوار کے محققین نے بلاد الشام کی تاریخ اور اسلامی فتوحات کے اثرات کو اپنی تصانیف کا موضوع بنایا ہے۔ ابتدائی اسلامی مؤرخین نے ان واقعات کو تاریخی روایات کی صورت میں محفوظ کیا۔ جغرافیہ دانوں نے شہروں اور علاقوں کی معاشی و جغرافیائی خصوصیات کو بیان کیا جبکہ جدید عرب اور مغربی محققین نے ان واقعات کا تجزیاتی اور تنقیدی مطالعہ پیش کیا ہے۔ مختلف ادوار میں لکھی جانے والی ان کتب کے مطالعہ سے اس موضوع کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سابقہ محققین نے کن زاویوں سے اس مسئلے کو بیان کیا ہے۔

مختلف یونیورسٹیوں میں ہونے والے تحقیقی کام کا بنظرِ عمیق مطالعہ کیا گیا جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی فتوحات اور بلاد شام کے متعلق مختلف زاویوں سے کام ہوا ہے اور کتب بھی موجود ہیں۔ مگر فتوحات بلادِ شام کے عنوان پر جامعیت کے ساتھ کام نہیں ہوا لیکن کچھ مختصر مگر جزوی اور مبہم سا کام ہوا ہے۔ موضوع کی مناسبت سے کتب درج ذیل ہیں۔

بنیادی عربی کتب

سیرت النبویہ ﷺ (سیرت ابن ہشام): محمد بن اسحاق بن یسار (م ۱۵۱ھ) نے السیر والمغازی کے نام سے ایک کتاب عربی زبان میں تحریر کی۔ اور ابو محمد عبد الملک بن ہشام (م ۲۱۳ھ) نے محمد بن اسحاق بن یسار کی کتاب کو بنیاد بنا کر اس کتاب میں ممکنہ ترمیم کی اور جہاں ممکن تھا اضافہ کیا۔ پھر اس کتاب نے سیرت ابن ہشام کے نام سے شہرت حاصل کی۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ دہلی کے ایک عالم سیّد یٰسین علی حسنی نظامی دہلوی نے کیا۔ ادارہ اسلامیات نے اس ترجمہ کو تین جلدوں میں شائع کیا۔ اس کتاب کی پہلی بار اشاعت ۱۹۱۵ء میں لاہور کے ایک مکتبہ سے ہوئی۔(۲) آسان اور واضح زبان میں سیرت ابن ہشام کا ترجمہ کیا گیا۔ "سیرت ابن ہشام" کا شمار نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر لکھی جانے والی ابتدائی کتب میں ہوتا ہے۔ اس کتاب کو تاریخ اور سیرت کے ابتدائی مصادر کی اہمیت حاصل ہے۔ سیرت ابن ہشام کی جلد نمبر دو میں ملک شام میں رومیوں کے خلاف لڑی جانے والی جنگوں بالخصوص غزوہ موتہ اور غزوہ تبوک کو بیان کیا گیا ہے۔

دنیا کی قدیم ترین تاریخ: ہیروڈوٹس نے تاریخ کے موضوع پر ایک کتاب "دنیا کی قدیم ترین تاریخ" تحریر کی۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ "یاسر جواد" نے کیا۔ نگارشات پبلیشرز ۲۴-مزنگ روڈ لاہور نے ۲۰۰۵ء میں اس کتاب کی اشاعت کی۔ یہ کتاب ۶۹۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ سرو

نے ہیروڈوٹس کو "بابائے تاریخ" کالقب دیاہے۔ ہیروڈوٹس کی ایک تصنیف "تواریخ" ہے۔ ہیروڈوٹس کی تاریخ میں فسانے کالطف ہے۔ بعد میں آنے والے مؤرخین نے بھی ہیروڈوٹس کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کیا۔ اس کتاب کا پہلے جارج رالنسن نے کیا۔ یہ ترجمہ ۱۸۵۸ء میں شائع ہوا۔ جارج رالنسن (۱۸۶۱ء سے ۱۸۸۹ء آکسفورڈ میں قدیم تاریخ کے پروفیسر رہے۔ مصنف نے اس کتاب کو نو ابواب میں تقسیم کیاہے۔ اس کتاب میں مختلف اقوام کو بیان کیا گیاہے۔ سپارٹا کی تاریخ، سائرس کی تاریخ، قدیم اشوری سلطنت، قدیم میڈیائی تاریخ، سائرس کی فتوحات بالائی ایشیاء میں مصر کی قدیم تاریخ کے ساتھ ہی دریائے نیل کو بیان کیا گیاہے۔

کتاب الخراج: قاضی امام ابو یوسفؒ (متوفی ۱۸۲ھ) نے "کتاب الخراج" کے عنوان سے ایک اہم تصنیف مرتب کی، جو بنیادی طور پر عربی زبان میں لکھی گئی تھی۔ بعد ازاں مولانا نیاز احمد اکاڑوی نے اس کا اردو ترجمہ کیا۔ یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے۔ امام ابو یوسفؒ، امام ابو حنیفہؒ کے ممتاز شاگرد تھے اور انہیں اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے "قاضی القضاۃ" کے منصب پر فائز ہونے کا شرف حاصل ہوا، نیز آپ فقہ وسیرت کے جلیل القدر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ خلیفہ ہارون الرشید کی خواہش تھی کہ مالیاتی نظام اور اس سے متعلقہ امور کو قرآن، سنت اور آثارِ صحابہ کی روشنی میں ایک جامع کتاب کی صورت میں مرتب کیا جائے۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر یہ کتاب تصنیف کی گئی، جس میں کثیر تعداد میں احادیث اور آثار کی روشنی میں متعدد فقہی اور مالی مسائل کو بیان کیا گیاہے۔ (۳)

کتاب کے مندرجات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتاہے کہ اس میں بلادِ شام میں جنگوں کے نتیجے میں حاصل ہونے والے مالِ فَے، شام اور جزیرہ کی اراضی سے متعلق احکام، اہلِ ذمہ کے حقوق و فرائض، جزیہ کی شرائط، جزیہ سے مستثنیٰ افراد، اس کے مصارف، نیز گرجاگھروں، بیعوں، صلیبیوں اور اہلِ ذمہ کی عبادت گاہوں کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے اسلوب اور مباحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتاہے کہ مسلمانوں نے مفتوحہ علاقوں میں جنگی حالات کے بعد غیر مسلم رعایا کے ساتھ کس نوعیت کا سیاسی، معاشرتی اور مذہبی رویہ اختیار کیا۔ (۴)

مزید براں اس کتاب کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کتاب کی اہمیت دوسری صدی سے لے کر آج تک مالیاتی نظام کے لیے روشن پہلو ہے۔ جس سے ہر دور نے استفادہ کیاہے۔ اس تمام بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتاہے کہ نہ صرف یہ ایک نصابی کتاب ہے بلکہ ہر دور کے مالیاتی نظام بالخصوص اسلامی حکومت کے مالی وسائل اور ذرائع آمدن پر بہت عمدہ تفصیل بیان کی گئی ہے۔

المغازی: ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی (م ۲۰۷ھ) نے "المغازی" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کتاب کو دار الکتاب العلمیہ، بیروت نے مختلف جلدوں میں شائع کیا۔ اس کتاب کا ترجمہ مولانا افتخار احمد دامت نے کیا۔ مکتبہ رحمانیہ لاہور نے اس کتاب کو نشر کیا۔ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور نے شائع کیا۔ اس کتاب کی پہلی جلد کے ۳۸۵ صفحات ہیں اور دوسری جلد کے ۴۶۳ صفحات ہیں۔ اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کے دور کی جنگوں کو بیان کیا گیاہے۔ (۵) اس کتاب میں فتوحات کو بیان کیا گیاہے مگر فتوحات کے اثرات کو تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا۔ یہ کتاب میرے مقالہ کا احاطہ نہیں کرتی۔

صحابہ کرام کے جنگی معرکے (فتوح الشام): شام کی فتوحات کے حوالے سے ایک اور اہم کتاب "صحابہ کرام کے جنگی معرکے" جو "فتوح الشام" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب کو ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی (م ۲۰۷ھ) نے لکھا۔ اس کتاب کا ترجمہ مولانا حکیم شبیر عثمانی نے کیا۔ اس کتاب میں صحابہ کرام کے جنگی معرکوں کو بیان کیا گیاہے۔ اس کتاب میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ جنگ کب ہوئی، کس کے دور میں ہوئی۔ اسلامی عسکری تاریخ کے مطالعے کے لیے تاریخی روایتوں پر مبنی کتاب صحابہ کرام کے جنگی معرکے ایک اہم ماخذ ہے۔ یہ کتاب تقریباً 492 صفحات پر مشتمل ہے اور دارالاشاعت مصطفائی، دہلی سے 2006ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ حکیم شبیر احمد سہارنپوری نے

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

کیا۔ کتاب میں سیرتِ نبوی اور خلافتِ راشدہ کے دور کے مختلف عسکری معرکوں کا تفصیلی بیان موجود ہے، جن میں یرموک، دمشق، بصرہ، بعلبک اور بیت المقدس کی فتوحات سمیت متعدد تاریخی واقعات شامل ہیں۔ مصنف نے ان معرکوں کے اسباب، حکمت عملی اور نتائج کو تاریخی انداز میں بیان کیا ہے۔(۶)

کتاب الاموال: ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ) نے "کتاب الاموال" کے نام سے کتاب لکھی۔ یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد نے اردو زبان میں شائع کی۔ اس کتاب کے ۵۴۰ صفحات ہیں۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ "عبد الرحمٰن طاہر سورتی نے کیا۔ یہ کتاب بنیادی طور پر مالی، اقتصادی اور انتظامی احکام پر مشتمل ہے۔ فتوحاتِ شام کا ذکر واضح طور پر اس کتاب میں نہیں ملتا مگر مختصر انداز میں ذکر ملتا ہے۔ اس کتاب میں جنگی واقعات تفصیل اور تسلسل کے ساتھ بیان نہیں ہوئے۔ بلکہ فتوحات کے مالی نتائج کے حوالے سے مختلف ابواب (کتاب الخراج، کتاب الجزیہ، کتاب الفیئ) میں بیان کیے گئے ہیں۔(۷) حضرت عمر فاروقؓ کے فیصلے "باب تقسیم اراضی" میں ذکر کیے گئے ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ کتاب الاموال میں فتوحاتِ شام کا ذکر بہت کم ہے۔ مستقل باب یا مکمل فتوحات کی بجائے مالیاتی اعتبار سے چند روایات اور ابواب میں شام کی فتوحات کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

طبقات ابن سعد: ابو عبد اللہ محمد بن سعد (م ۲۳۰ھ) کی کتاب "طبقات ابن سعد" کو "طبقاتِ کبریٰ" بھی کہا جاتا ہے۔ دار الترجمہ نے اس کتاب کے پہلے پانچ حصّوں کا ترجمہ عبد اللہ العمادی سے کرواکر ۱۹۴۴ء میں شائع کروایا۔ آخری تین حصوں کا ترجمہ مولانا نذیر الحق میر ٹھی سے کروایا۔ عام طور پر یہ کتاب کی آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں شخصیات کو تاریخی ترتیب کے ساتھ طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مصنف نے طبقات ابنِ سعد میں حصّہ دوم میں غزوات اور حصّہ سوم میں خلفائے راشدین سے متعلق جزوی اور تفصیلی واقعات کو عمدہ انداز میں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام اور تابعین کے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔ (۸) شام میں موجود صحابہ کے تذکرے کے ساتھ جابجا فتوحات کا ذکر ملتا ہے۔ یہ کتاب اسلامی تاریخ کی اہم کتب میں شمار ہوتی ہے۔

فتوح البُلدان: ابو الحسن احمد بن یحیٰ بلاذری (م ۲۷۹ھ) کی مشہور کتاب" فتوح البُلدان "اسلامی فتوحات کے مطالعہ کے لیے اہم ماخذ ہے۔ بنیادی طور پر یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ سید ابو الخیر مودودی (م ۱۳۴۲ھ) نے کیا۔ جامع عثمانیہ حیدر آباد دکن سے یہ کتاب شائع ہوئی۔ یہ کتاب ایک اور دو جلدوں میں بھی شائع ہوئی۔ کتاب کے مندرجات سے یہ بات اخذ ہوئی کہ بلاذری نے کتاب کے دوسرے حصہ دوم میں شام کے مختلف شہروں (بُصریٰ، اجنادین، دمشق، حمص اور فلسطین) کی فتوحات کے ذکر کے ساتھ مفتوح علاقوں کے ساتھ ہونے والے معاہدات اور جزیہ و خراج کی نظام کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ بلاذری نے اس کتاب میں اختصار اور جامع انداز کے ساتھ فتوحات کو بیان کیا گیا ہے۔(۹) اس کتاب سے اندازہ ہوا کہ اسلامی فتوحات نے نہ صرف سیاسی اقتدار کو تبدیل کیا بلکہ معاشی نظام میں اہم تبدیلیاں بھی پیدا کیں۔

تاریخ یعقوبی: احمد بن ابی یعقوب بن جعفر الیعقوبی (م ۲۸۴ھ) نے "تاریخ الیعقوبی" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب بنیادی طور پر عربی زبان میں لکھی گئی۔ بعد میں اس کتاب کا اُردو" مولانا اختر فتح پوری "نے کیا۔ اس کتاب کو نفیس اکیڈمی کراچی نے شائع کیا۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ تاریخِ یعقوبی کی جلد نمبر دو میں فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے۔(۱۰) اس کتاب میں تاریخ کو ترتیب وار انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں قدیم اقوام کی تاریخ کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ اس کتاب میں اسلامی فتوحات اور خلافت کے سیاسی حالات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور شام کے حالات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

تاریخ الامم والملوک (تاریخِ طبری): تاریخِ طبری کے مصنف امام محمد بن جریر طبری ہیں جنہوں نے ۳۱۰ھ میں وفات پائی۔ اسلامی تاریخ میں تاریخِ طبری کو "امہات الکتب" کا درجہ حاصل ہے۔ تاریخِ طبری میں ۳۰۲ھ تک کے تاریخی واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔(۱۱) ڈاکٹر محمد صدیق ہاشمی نے تاریخِ طبری کا اُردو میں ترجمہ کیا۔ اس کتاب کی عربی میں ۱۳ جلدیں ہیں۔ اُردو میں عموماً سات جلدیں ہیں۔ جامعہ عثمانیہ کے مختلف علماء نے تاریخ طبری کا اُردو میں ترجمہ کیا۔ نفیس اکیڈمی کراچی نے ۲۰۰۴ء میں اس کتاب کو شائع کیا۔ اس کتاب کی جلد نمبر دو سے جلد پانچ میں شام کی فتوحات کو اور ان کے مابعد حالات کو چیدہ چیدہ بیان کیا گیا ہے۔ ابنِ جریر طبری نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ اور دوسرے صحابہ کی قیادت میں ہونے والی جنگوں جن میں یرموک اور دمشق کی فتح، بیت المقدس اور اس کے بعد کے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔(۱۲) اس کتاب کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ملک شام میں رومیوں کے ساتھ ہونے والی جنگوں کے بعد فتوحات کے واقعات جزوی طور پر بیان کیے گئے ہیں۔

مروج الذہب و معادن الجواہر: ابوالحسن علی بن حسین المسعوی (م ۳۴۶ھ) کی کتاب "مروج الذہب و معادن الجواہر" المعروف "تاریخِ مسعودی" نہایت شہرت کی حامل ہے۔ المسعوی کو فان کریمر نے "عرب کے ہیروڈوٹس" کا لقب دیا۔(۱۳) تاریخ مسعودی کا اُردو ترجمہ پروفیسر کوکب شادانی نے کیا۔ نفیس اکیڈمی کراچی نے ۱۹۸۵ء میں اس کتاب کی اشاعت کی۔ اس کتاب کی اشاعتوں میں فرق پایا جاتا ہے۔ بعض میں یہ چار جلدوں میں ہے۔ اس کتاب میں زیادہ تر قدیم اقوام کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک جامع تاریخی و جغرافیائی انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کی جلد نمبر دو اور تین میں بلادِ شام میں ہونے والی چند اسلامی فتوحات اور ان کے تہذیبی اثرات کو بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ و تہذیب کے مطالعہ کے لیے یہ کتاب بہت اہمیت رکھتی ہے۔

احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم: جغرافیائی اور تمدنی نقطہ نظر سے "شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد المقدسی (م ۳۸۰ھ) کی کتاب "احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم" نہایت اہم ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ایک اور دو جلدوں میں بھی دستیاب ہے۔ بیروت دار صادر نے اس کتاب کو ۲۰۰۶ء میں شائع کیا۔ احسن التقاسیم کتاب کا مکمل اردو ترجمہ مجموعی طور پر دستیاب نہیں ہے۔ اس کتاب میں اسلامی دنیا کے مختلف علاقوں کی معاشی، سماجی اور جغرافیائی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ المقدسی نے شام کے شہروں کی اقتصادی حالت اور شہری زندگی کو بیان کیا ہے۔ (۱۴) شام میں اسلامی فتوحات کا ذکر باقاعدہ کسی مخصوص جلد میں نہیں ملتا۔

الاحکام السلطانیہ: امام ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی (م، ۴۵۰ھ) نے "الاحکام السلطانیہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ "پروفیسر ساجد الرحمٰن صدیقی" نے کیا۔ یہ کتاب اسلام کے نظامِ حکومت کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اسلامک پبلیشرز (پرائیویٹ) لیمیٹڈ لاہور نے پہلی بار ۱۹۹۰ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے۔ کتاب کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے اس میں صلح کے معاہدات، جزیہ، خراج، مالِ غنیمت اور بیت المال کے متعلق احکامات بیان کیے گئے ہیں۔(۱۵) اس لحاظ سے ابوالحسن الماوردی نے مالیات کے نظام کو بیان کیا۔ ملک شام میں مسلمانوں اور رومیوں کے مابین جنگوں کے نتیجے میں ہونے والے بعض معاہدات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

تاریخ مدینہ دمشق: تقی الدین ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر (م ۵۷۱ھ) نے "تاریخ مدینہ دمشق" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کتاب کا اصل نام "تاریخ مدینہ دمشق: وذکر فضلہا وتسمیۃ من حلھا من الاماثل" ہے۔ بنیادی طور پر یہ کتاب عربی میں ہے۔ اس کتاب کو تاریخ ابن عساکر بھی کہا جاتا ہے۔ ابتدائی کتاب اسّی جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو مکتبہ رشیدیہ نے شائع کیا۔ بعض جدید اشاعت سینتیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب تاریخ پر ایک جامع انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں دمشق کی جغرافیائی اور تاریخی اہمیت کے ساتھ ساتھ انبیاء

کرام، صحابہ کرام، تابعین، محدثین اور ان بادشاہوں کی تفصیل موجود ہے جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح دمشق سے رہا۔ اس کتاب میں تقریباً دس ہزار سے زیادہ شخصیات کے حالاتِ زندگی درج ہیں۔ یہ کتاب پورے بلادِ شام کی علمی، دینی اور سیاسی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں شام کی فتح اور صحابہ کرام کا ذکر کسی ایک جلد میں محدود نہیں ہے۔ اسلامی فتوحات کے تناظر میں یہ کتاب اہمیت کی حامل ہے۔ اگرچہ اس کا عنوان دمشق کی تاریخ ہے، لیکن درحقیقت یہ کتاب تاریخ، حدیث، رجال، جرح و تعدیل، سیرت اور تہذیبی تاریخ کا ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ہے۔ مؤلف نے اس میں اسناد کے ساتھ روایات نقل کی ہیں، جس سے اس کتاب کی علمی و تحقیقی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔(۱۶) اسلامی مؤرخین اور محققین کے نزدیک "تاریخ دمشق" نہ صرف شام کی تاریخ کا بنیادی ماخذ ہے بلکہ اسلامی تہذیب و تمدن کے مطالعے کے لیے بھی ایک مستند اور بنیادی مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔

معجم البلدان: بلادِ شام کی تاریخ اور جغرافیہ کے مطالعہ کے لیے شہاب الدین ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الحموی الرومی البغدادی (م ۶۲۶ھ) کی مشہور کتاب "معجم البلدان" بھی نہایت اہم ماخذ ہے۔ یہ کتاب ۱۹۵۵ء میں دار صادر بیروت سے شائع ہوئی۔ عام طور پر اس کتاب کی پانچ جلدیں ہیں۔ یاقوت الحموی جغرافیہ دان بھی تھے۔ حروفِ تہجی کے اعتبار سے مختلف جلدوں میں شام کی فتوحات کے متعلق مواد منتشر ہے۔ اس کتاب میں شام کے شہروں، علاقوں اور ان کی تاریخی حیثیت کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ کتاب انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں نہ صرف مقامات کے نام لکھے ہیں بلکہ ممالک کی جغرافیائی حدود، ان کی تاریخی اہمیت، وہاں کے معروف لوگ اور ثقافت کو جامع انداز میں بیان کیا ہے۔(۱۷) یہ کتاب "اسلامی فتوحات کے بلادِ شام پر اثرات کا کلی طور پر احاطہ نہیں کرتے۔

الکامل فی التاریخ: اسی طرح عزّالدین ابو الحسن علی بن محمد ابن الاثیر (م ۶۳۰ھ) کی کتاب "الکامل فی التاریخ" کو اسلامی تاریخ کے اہم مصادر میں شمار کیا جاتا ہے۔ الکامل فی التاریخ کا اردو ترجمہ مولوی محمد جمیل الرحمٰن نے کیا۔ جامعہ عثمانیہ سرکار حیدرآباد دکن نے اس کتاب کو ۱۹۲۲ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں اسلامی تاریخ کو سال بہ سال ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب سب سے پہلے مصر (قاہرہ) سے شائع ہوئی بعد میں بیروت اور دیگر مراکز سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کی عموماً بارہ جلدیں ہیں۔ بعض اشاعت میں بارہ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس کتاب میں خاص طور پر شام کی جنگوں اور ان کے نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔ جلد سوم میں بنو امیہ کے دور خلافت کو ۴۱ھ سے بیان کیا گیا ہے۔۱۸ ان کے مطابق شام کی فتح اسلامی ریاست کی توسیع میں اہم مرحلہ تھا۔ جس کے نتیجے میں خطے کی سیاسی اور معاشرتی ڈھانچے میں بہت تبدیلیاں آئیں۔

تاریخ ابن خلکان: احمد بن محمد بن ابراہیم بن خلکان قاضی القضاء شمس الدین ابو عباس (م ۶۸۱ھ) نے تاریخ ابن خلکان کے نام سے کتاب تحریر کی۔ یہ کتاب وفیات الاعیان وابناء الزمان کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ علّامہ اختر فتح پوری نے کیا۔ اس کتاب کو نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی نے ۲۰۰۰ء میں سات جلدوں میں شائع کیا۔ اس کتاب کا حصہ سوم دو سو چار مشاہیر کی سوانح پر مشتمل ہے۔ جن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے امام زین العابدین تک، عبادت گزاروں کے تقویٰ و طہارت، شاعروں اور بادشاہوں کو دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ حصہ چہارم میں ایک آٹھ مشہور لوگوں کے حالات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ اس حصہ میں تقریباً علماء و محدثین کا بیان کیا گیا ہے۔

تاریخ اسلام: امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی (۷۴۸ھ) کی تحریر کردہ کتاب "تاریخ اسلام ووفیات المشاہیر والاعلام" سب سے مشہور اور ضخیم کتاب ہے۔ یہ کتاب مختلف جلدوں پر مشتمل ہے۔ دار الکتاب العربی بیروت لبنان نے اس کتاب کو ۱۹۸۷ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

آٹھویں صدی ہجری تک کے واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب کو سالوں کے مطابق ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب میں سیاسی واقعات کے ساتھ ساتھ محدثین اور علماء کے واقعات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔(۱۹)

البدائیہ والنہائیہ: "ابو الفداء اسماعیل ابن عمر المعروف ابن کثیر (م ۷۷۴ھ)" کی کتاب " البدائیہ والنہائیہ " بھی اس موضوع کے مطالعہ کے لیے اہم ترین شمار کی جاتی ہے۔ البدائیہ والنہائیہ کا اُردو ترجمہ " مولانا اختر فتح پوری " نے کیا۔ نفیس اکیڈمی کراچی نے اس ترجمہ کو پہلی بار ۱۹۸۹ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب گیارہ سے چودہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی پہلی جلد کا آغاز تخلیقِ کائنات کے عنوان سے ہوتا ہے پھر سال ہا سال کے تاریخی واقعات اور آخر میں قیامت اور آخرت کے احوال کو بیان کیا گیا ہے۔ بلادِ شام کی فتوحات کا ذکر عموماً جلد نمبر سات اور آٹھ میں ملتا ہے ابن کثیر نے شام کی فتوحات (یرموک، دمشق، حمص، اجنادین اور قیساریہ)(۲۰) کو اور ان فتوحات کے نتیجے میں ہونے والی سیاسی اور انتظامی تبدیلیوں کو بھی بیان کیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے بلادِ شام میں ہونے والی چند فتوحات کا تذکرہ ملتا ہے۔ جس میں فتوحات کے نتیجے میں ہونے والے مذہبی، معاشرتی اور معاشی اثرات کو واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا۔

کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر: اسی طرح عبد الرّحمٰن بن محمد خلدون (۸۰۸ھ) نے اپنی کتاب "(کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر و من عاصر ھم)" جو " تاریخ ابنِ خلدون " کے نام سے مشہور ہے۔ اس کتاب میں عرب اور عجم کی اقوام کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ تاریخ ابنِ خلدون کا اردو ترجمہ سوائے آخری جلد کے "حکیم احمد حسین الہٰ آبادی " نے کیا۔ عام طور پر یہ کتاب سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی جلد نمبر ایک اور دو میں بلادِ شام میں ہونے والی جنگوں کے احوال کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔ خصوصاً حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں ملک شام میں رومیوں کے خلاف ہونے والی جنگوں کا ذکر ہے۔ جن میں قیساریہ، اجنادین اور بیت المقدس قابلِ ذکر ہیں۔(۲۱) تاریخ ابنِ خلدون میں اسلامی فتوحات کا سیاسی اور تمدنی جائزہ بیان کیا گیا ہے۔ ابنِ خلدون کے مطابق اسلامی فتوحات نے عربوں کو ایک منظم سیاسی قوت میں تبدیل کیا۔

تاریخ الخلفاء: "علاّمہ جلال الدّین سیوطی (۹۱۱ھ)" نے " تاریخ الخلفاء" کے نام سے ایک جلد پر مشتمل ضخیم کتاب لکھی جس میں صحابہ کرامؓ کی حیات مبارکہ میں ہونے والے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ مختلف لوگوں نے کیا جن میں مولانا صاحبزادہ محمد مبشر چشتی سیالوی، محمد خلیل الرحمٰن، عبد الاحد قادری اور محمد الیاس عادل نمایاں ہیں۔ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور نے اس کتاب کو ۲۰۰۲ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب ۷۰۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دورِ سے لے کر عباسی خلیفہ کے دور کو بیان کیا گیا ہے۔ ۲۲ تاریخ خلفاء میں بلادِ شام کی چند فتوحات کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔

سیرتِ حلبیہ: علاّمہ علی ابن بُرہان الدّین حلبی (م ۱۰۴۴ھ) نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم " کی مایہ ناز کتاب "سِیرۃ حلبیہ" عربی میں تحریر کی۔ اس کتاب کا اصل نام " انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون " ہے۔ اس کتاب کو اُمّ السیر بھی کہا جاتا ہے۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ مولانا محمد اسلم قاسمی نے کیا۔ اس کتاب کو دار الاشاعت اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی نے ۲۰۰۹ء میں شائع کیا۔ اس کتاب کے ۶۶۴ صفحات ہیں۔ اس کتاب کو مختلف جلدوں میں شائع کیا گیا۔ مصنف نے سیرت حلبیہ کی جلد نمبر پانچ میں دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی رومیوں کے خلاف جنگوں کو بیان کیا ہے۔ کتاب کے اہم مباحث میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق مضامین موجود ہیں جن میں خاص طور پر فتوحات کی وجہ سے دین اسلام کو تقویت حاصل ہوئی۔(۲۳)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.3, 2025

ثانوی کتب

تاریخ اسلام: اکبر شاہ خان نجیب آبادی (م۱۹۳۸ء) نے "تاریخِ اسلام" کے نام ایک کتاب لکھی۔ دار الاندلس نے اس کتاب کو شائع کیا۔ یہ کتاب پہلے تین جلدوں پر مشتمل تھی اب یہی کتاب دو جلدوں میں بھی ہے۔ اس کتاب کے پہلے حصہ میں دور نبوی ﷺ سے دورِ صحابہ تک کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا حصّہ بنو امیہ اور بنو عباس پر کے دور پر مشتمل ہے۔ اندلس، مراکش، مصر، افریقہ اور شام کی اسلامی سلطنتوں کے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کی تاریخ یوں اپنے دامن میں شاندار معرکوں، فتوحات اور اسلام کے غلبہ کی بہاروں کو اپنے دامن میں سمیٹا ہوا ہے۔ اس کتاب میں ضرورت کے تحت حاشیہ لگایا گیا ہے۔(۲۴) اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بڑے سلیس انداز میں خلفائے راشدین کے دور کی فتوحات کو بیان کیا گیا ہے۔

الفاروق: علاّمہ شبلی نعمانی (م۱۹۱۴ء) نے ایک کتاب "الفاروق" لکھی۔ توصیف پبلیکیشنز لاہور نے اسے شائع کیا۔ اس کتاب کے کئی زبانوں میں تراجم کیے گئے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں حضرت عمرؓ کے حالات و واقعات بیان کیے ہیں اور دوسرے حصے میں حضرت عمرؓ کے دور میں حکومت کے کارنامے بیان کیے ہیں۔(۲۵) کتاب کے مندرجات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شام کی فتوحات میں سے فحل، حمص، یرموک کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

روح الاسلام: سیّد امیر علی (م۱۹۲۸ء) نے روح الاسلام (The Spirt of Islam) کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کا ترجمہ محمد ہادی حسین نے کیا۔ یہ کتاب ۱۹۹۶ء میں کشمیر کتاب گھر ریزیڈینسی روڈ جموّں (توی) سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کی طباعت ایمس آفسٹ پرنٹرز نئی دہلی ۲ نے کی۔ اس کتاب کی ایک جلد ہے اور ۷۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے پہلے حصّہ میں دس ابواب ہیں۔ حصّہ دوم میں گیارہ ابواب شامل ہیں۔ اس کتاب اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام کے لیے جہاد کو مختصر بیان کیا گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے دور کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ روح الاسلام میں ملک شام میں رومیوں کے ساتھ ہونے والے غزوہ تبوک کو بیان کیا گیا ہے۔ مختلف مقامات پر اسلام اور عیسایت کے غلامی کے تصور کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔(۲۶) اس کتاب میں حضرت عمر نے امانت کے طور پر عیسائی کلیساء کے اوقاف کی حفاظت اور پہلی حکومت نے پادریوں کے مقرر کردہ وظائف کو برقرار رکھنے غیر مسلموں کو نئے گرجا اور معبد بنانے پر پابندی کو بیان کیا گیا ہے۔(۲۷)

رسول کریم ﷺ کی جنگی حکمتِ عملیاں: عبد الباری ایم اے (متوفی ۱۹۴۷ء) کی تصنیف "رسولِ کریم ﷺ کی جنگی حکمتِ عملیاں سیرتِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم کے عسکری اور دفاعی پہلوؤں پر ایک اہم تحقیقی کاوش ہے۔ یہ کتاب ۲۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور نے ۱۹۸۶ء میں شائع کیا۔ مصنف نے اس کتاب میں غزواتِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم کے اسباب، مراحل اور ان میں اختیار کی جانے والی عسکری حکمتِ عملیوں کا تفصیلی اور تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔

اس کتاب کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ مصنف نے مختلف معرکوں کے جغرافیائی اور عسکری حالات کو واضح کرنے کے لیے نقشوں اور تشریحی توضیحات سے استفادہ کیا ہے، جس کے نتیجے میں قاری کے لیے نبوی عسکری حکمتِ عملی کو بہتر طور پر سمجھنا ممکن ہو جاتا ہے۔ مصنف کے نزدیک، رسول اکرم ﷺ کی عسکری قیادت کا بنیادی مقصد محض فوجی برتری حاصل کرنا نہیں تھا، بلکہ حالات و واقعات، جغرافیائی حقائق اور دشمن کی عسکری استعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنا تھا، جس سے مطلوبہ نتائج حاصل ہونے کے ساتھ انسانی جانوں کے ضیاع کو بھی حتی الامکان کم رکھا جا سکے۔

مصنف کے مطابق، غزواتِ نبوی کا مطالعہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر مرحلے پر غیر معمولی بصیرت، تدبر اور حکمتِ عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حالات کے تقاضوں کے مطابق فیصلے کیے، جو آپؐ کی اعلیٰ عسکری قیادت اور مدبرانہ حکمتِ عملی کا واضح ثبوت ہیں ۔(۲۸)

تاریخ الامت: علاّمہ اسلم جیراج پوری (م،۱۹۵۵ء) عالمِ دین، تاریخ دان اور مفسر تھے۔انھوں نے "تاریخ الامت" کے عنوان سے کتاب تحریر کی۔ یہ کتاب ایک جلد میں موجود ہے۔تاریخ الامت کو دوست ایسوسی ایٹس پبلیشر نے ۱۹۹۶ء میں شائع کیا۔اس کتاب کا سرورق خورشید عالم گوہر قلم نے لکھا۔ ان کو صدارتی تغمہ برائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔اس کتاب کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلے حصہ میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے دور کو بیان کیا گیاہے۔دوسرے حصہ میں خلفائے راشدین کا ذکر ہے۔جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو جس میں لشکر اسامہ،فتنہ ارتداد ایران اور روم کی جنگوں کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کا ذکر کیا گیاہے۔اس دور میں بھی ایران، عراق اور روم کی فتوحات کے ساتھ ہی شام کی فتوحات کو مختصر انداز میں بیان کیا گیاہے۔اس حصہ میں خاص طور پر بیت المقدس کو بیان کیا گیا ہے۔تیسرے حصے میں دورِ اموی میں ہونے والے امور کا جائزہ لیا گیا ہے۔ حصہ چہارم میں عباسی خلافت کا ذکر کیا گیا ہے۔(۲۹)اسلامی فتوحات کے تناظر میں یہ کتاب بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

اسلام کا نظریہ جنگ: مولانا ابوالکلام آزاد(م۱۹۵۸ء) کی تحریر "اسلام کا نظریہ جنگ" اسلامی فکر میں جنگ اور امن کے اصولوں کو واضح کرنے والی اہم علمی تصانیف میں شمار ہوتی ہے۔اس کتاب میں مصنف نے قرآن وسنت اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں جنگ کے اخلاقی اصولوں اور اس کے حدود و قیود کو واضح کیا ہے۔مولانا آزاد کے نزدیک اسلام میں جنگ کا تصور کسی جارحانہ نظریے پر مبنی نہیں بلکہ ظلم کے خاتمے، انصاف کے قیام اور انسانی آزادی کے تحفظ کے لیے ایک ناگزیر تدبیر کے طور پر پیش کیا گیاہے۔

مصنف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسلام نے جنگ کو ایک اخلاقی دائرے میں محدود کیاہے اور اس کے دوران غیر جنگجو افراد کے تحفظ کو بنیادی اصول قرار دیاہے۔وہ واضح کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات میں خواتین، بچوں اور عام شہریوں کو نقصان پہنچانے سے منع کیا گیاہے اور جنگ کو غیر ضروری تباہی کا ذریعہ بنانے کی اجازت نہیں دی گئی۔(۳۰)اس لحاظ سے مولانا آزاد کی یہ تصنیف اسلامی جنگی اخلاقیات کے اصولوں کے درمیان ایک واضح فکری ربط کو ظاہر کرتی ہے۔

تاریخ اقوامِ عالم: مرتضیٰ احمد خان مے کش (م۱۹۵۹ء) کی تصنیف تاریخِ اقوامِ عالم بہت جامع کتاب ہے۔ معرفت لائبریری لاہور نے اس کتاب کو ۱۹۵۰ء میں شائع کیا۔اس کتاب میں دنیا کی اقوام کی کہانی بیان کی گئی ہے جس کا آغاز ابتائی تاریخ سے ہوتا ہے۔پتھر کے زمانے سے لے کر جوہری اسلحہ یعنی بیسویں صدی کا جائزہ پیش کیا گیاہے۔اس کتاب کی اہم بات یہ ہے کہ مصنف نے جن کتب سے استفادہ کیا تھاان کتب کی فہرست کتاب کے شروع میں مرتب کر دی تاکہ قارئین کو اصل مصادر تک رسائی آسان ہو جائے۔اس کتاب کو چودہ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ کتاب کے ابتدائی ابواب میں مختلف قوموں کی روایات اور ان کی ابتدائی معاشرت نینڈرتھل نسل کا انجام اور فرات کی وادیوں میں زراعت کی ابتدا کو مختصر اور جامع انداز میں ذکر کیا ہے۔(۳۱) صفحہ نمبر ۱۴۰پر مصر، فلسطین اور شام کو جائزہ لیا گیاہے۔باب نمبر دس میں اسلام کی فتوحات کو مختصر بیان کیا گیاہے۔

اسلام کا نظام امن وجنگ: ڈاکٹر مصطفی السباعی (م۱۹۶۴ء) کی تصنیف "اسلام کا نظامِ امن وجنگ" دراصل ایک مختصر مگر جامع علمی رسالہ ہے جس میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امن اور جنگ کے اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے۔یہ رسالہ ۷۲ صفحات پر مشتمل ہے جسے مولانا عبد الحلیم

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

فلاحی نے اُردو زبان میں ترجمہ کیا اور مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی نے ۲۰۱۶ء میں شائع کیا۔ مصنف نے نہایت سادہ اور واضح انداز میں یہ بیان کیا ہے کہ اسلام کا بنیادی مزاج امن، عدل اور انسانی احترام پر مبنی ہے، جبکہ جنگ کو صرف ناگزیر حالات میں دفاعی ضرورت کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں اسلامی جنگی اخلاقیات، دشمن کے ساتھ معاملہ کرنے کے اصول اور جنگ کے دوران انسانی حدود کی پاسداری جیسے موضوعات کو مختصر مگر مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مصنف کے نزدیک اسلام میں جنگ بذاتِ خود کوئی مطلوب شے نہیں بلکہ ظلم کے خاتمے اور انسانی آزادی کے تحفظ کا ایک آخری ذریعہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات میں اصل ترجیح امن کے قیام اور انسانیت کے تحفظ کو حاصل ہے۔(۳۲) اس اعتبار سے یہ رسالہ اسلامی نظریۂ امن وجنگ کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ شہری آبادی کے تحفظ کے تصور کو بھی واضح کرتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا تاریخِ عالم: ولیم ایل لینگر (م ۱۹۷۷ء) نے "انسائیکلوپیڈیا تاریخِ عالم" تصنیف کی۔ اس کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ "مولانا غلام رسول مہر (م ۱۹۷۱ء)" نے کیا۔ الوقار پبلیکیشنز لاہور نے اس کتاب کو ۲۰۱۰ء میں شائع کیا۔ انسائیکلوپیڈیا تاریخِ عالم کی پہلی جلد ۲۹۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں پتھر اور اس کے بعد کے دور کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اسلام کے شروع کے زمانے کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ شام، فلسطین اور اُردن کا ذکر مختصر طور پر صفحہ نمبر ۲۰۰ پر کیا گیا ہے۔(۳۳)

تاریخِ شام: مزید براں "فلپ کے حتی (م ۱۹۷۸ء)" (Philip K. Hitti) کی کتاب History of Arabs "جس کا ترجمہ "غلام رسول مہر نے " تاریخِ شام " نام سے کیا۔ علمی پرنٹنگ پریس لاہور نے پہلی مرتبہ تاریخِ شام کو ۱۹۶۲ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں شام کے اسلام سے قبل کے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اسلامی فتوحات کو بھی قلمبند کیا گیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بنیادی طور پر یہ کتاب شام کی قدیم تہذیب، اسلامی فتوحات، اموی وعباسی ادوار اور بعد کی سیاسی وتمدنی تاریخ کا جامع مطالعہ پیش کرتی ہے۔ آرامی اور رومی ادوار کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اموریوں، کنعانیوں اور آرامیوں کے بعد عبرانیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔(۳۴) تاریخِ شام میں ملک شام کو پتھر کے زمانے سے بیان کرنے ساتھ ساتھ وہاں کے قدیم مذاہب اور اقوام، تہذیب وتمدن کو بیان کیا گیا ہے۔

اسلام کا نظامِ حکومت: مولانا حامد انصاری غازی (م ۱۹۹۲ء) نے "اسلام کا نظامِ حکومت" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کو مکتبہ الحسن لاہور نے شائع کیا۔ یہ کتاب ۴۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں اسلام کی ریاستِ عامہ کا مکمل ضابطہ اور حکومت کے تمام نظام کی وضاحت کی گئی ہے۔ جس میں اسلامی حکومت کے تمام پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ دورِ نبوی کے بعد خلافتِ راشدہ کے دور میں حکومتی نظام کا علیٰحدہ علیٰحدہ ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں خاص طور پر قانون، معاہدات اور شوریٰ کے ساتھ ساتھ بیت المال کے مالی وسائل کو آسان انداز میں بتایا گیا ہے۔(۳۵) کتاب کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جنگوں کے نتیجے میں قید ہونے والے جنگی قیدیوں کے ساتھ سلوک، ان کے ساتھ عدل وانصاف، عدالتی قانون کو بیان کیا گیا ہے۔ الغرض اسلامی نظامِ حکومت کے تمام پہلو اور ملک کے آئین کا خاکہ اس کتاب میں موجود ہے۔

امن اور جنگ: ابوالاعلیٰ مودودی (م ۱۹۷۹ء) کی یہ کتاب ادارہ ترجمان القرآن، لاہور سے ۱۹۶۷ میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں جنگ اور امن کو محض نظری تصورات کے طور پر نہیں بلکہ عملی سماجی حقائق کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ مصنف کے مطابق جنگ کا پھیلاؤ ہمیشہ شہری نظم، امنِ عامہ اور انسانی تحفظ کو کمزور کرتا ہے، جبکہ امن کی بحالی ہی شہری زندگی کے استحکام کی بنیاد بنتی ہے۔ کتاب کے متن کا مفہوم یہ ہے کہ جنگ اگر ناگزیر بھی ہو تو اس کے اثرات کو شہری آبادی تک پھیلنے سے روکنا ریاستی ذمہ داری ہے، کیونکہ غیر محدود جنگ شہری دفاعی صلاحیتوں کو مفلوج کر دیتی ہے۔(۳۶)

اسلامی طریقِ جنگ: میجر جنرل محمد اکبر خان (م ۱۹۹۳ء) کی ایک اور اہم تصنیف "اسلامی طریقِ جنگ" اسلامی عسکری فکر اور تاریخِ جنگ کے موضوع پر ایک جامع مطالعہ ہے۔ یہ کتاب تقریباً 498 صفحات پر مشتمل ہے اور فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور سے 1959ء میں جامعہ ہمدرد دہلی کے

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

تعاون سے شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں اسلامی جنگی اصولوں کو تاریخی، اخلاقی اور عسکری تناظر میں بیان کیا ہے۔ کتاب میں مصنف نے اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار خصوصاً خلافتِ راشدہ، اموی اور عباسی عہد کے عسکری نظم ونسق اور جنگی حکمتِ عملی کا جائزہ لیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سلجوقی سلاطین، سلطان محمود غزنوی اور سلطنتِ عثمانیہ کے عسکری نظم کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف نے اس امر پر بھی بحث کی ہے کہ کیا انسانی تہذیب کے ارتقا کے باوجود جنگ کو ہمیشہ کے لیے ختم کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔(۳۷) مصنف کے مطابق جنگ کا مقصد اسلامی تعلیمات میں محض عسکری غلبہ حاصل کرنا نہیں بلکہ ظلم کے خاتمے اور امن کے قیام کو یقینی بنانا ہے۔ اسی لیے اسلامی جنگی اصولوں میں غیر جنگجو افراد، عبادت گاہوں اور شہری آبادی کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔

اسلامی حکومت کا فلاحی تصور: مولانا سعید الرحمٰن علوی (م ۱۹۹۴ء) کی تصنیف "اسلامی حکومت کا فلاحی تصور" اسلامی حکومت کے مختلف امور میں فلاح کے تصور سے متعلق مختلف پہلوؤں پر ایک مختصر مطالعہ ہے۔ مکتبہ جمال، لاہور نے ۲۰۰۳ء میں اس کتاب کو شائع کیا۔ یہ کتاب ۱۷۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں اسلامی حکومت کے اقتصادی مسائل کے حل کو قرآن وسنت اور فقہ کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ جس کی بنیاد خطبہ حجۃ الوداع پر رکھی گئی۔(۳۸) فلاح و بہبود کے تناظر میں اس کتابچے کی اہمیت اس بات میں ہے کہ اس انسانی جان کی حرمت کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے۔

تاریخ بیت المقدس: ممتاز لیاقت (م ۱۹۹۵ء) کی تصنیف "تاریخ بیت المقدس" ایک جامع کتاب ہے۔ اس کتاب کو سنگِ میل پبلیکیشنز لاہور نے ۱۹۷۳ء میں دوسری مرتبہ شائع کیا۔ ممتاز لیاقت نے بیت المقدس اور وہاں کی مقدس عمارات جن میں خاص طور پر مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں بازنطینی دور کے زوال اور دورِ فاروقی میں معاہدہ بیت المقدس کے منظر نامے پر اثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔(۳۹) ممتاز لیاقت نے اپنی کتاب میں اسلامی لشکر کی پیش قدمی، قلعہ بندیوں کے متعلق واضح کیا ہے۔ مزید اسلامی عدل وانصاف کے نتیجے میں پیدا ہونے والے استحکام کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

مسئلہ فلسطین: ایڈورڈ سعید (م ۲۰۰۳ء) کی کتاب "مسئلہ فلسطین" میں فلسطین کے متعلق معلومات ملتی ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ شاہد حمید نے اردو زبان میں کیا۔ یہ کتاب ۶۲۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایلفا براؤ پبلیشرز، لاہور نے ۱۹۹۱ء میں اس کتاب کو شائع کیا۔ مصنف نے اس کتاب میں فلسطینیوں کے حقوق کے متعلق خاص طور پر بات کی ہے۔ ایڈورڈ سعید نے واضح کیا کہ فلسطین پر اسرائیلی قبضے کی جڑیں سامراجی طاقتوں کے فیصلوں کے ساتھ جڑی ہیں۔ مصنف نے فلسطینی عوام کے مصائب اور ان کی نسل در نسل بے دخلی کو عالمی سطح پر بے نقاب کیا ہے۔(۴۰)

الرحیق المختوم: سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر "مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری (م ۲۰۰۶)" نے "الرحیق المختوم" کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔ المکتبہ السلفیہ شیش محل، لاہور نے اس کتاب کو شائع کیا۔ اس کتاب کی پہلی بار اشاعت ۱۹۸۸ء آفسٹ پریس دہلی نے کی۔ اس کتاب کے ۶۴۵ صفحات ہیں۔ کتاب کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔ ۱۹۷۶ء میں کراچی میں عالم اسلام کی پہلی سیرت کانفرنس کے اختتام پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مقالہ جات لکھنے کی دعوت دی گئی۔ تاہم ۱۹۷۸ء کو اس کتاب کے مقابلے میں فرسٹ انعام حاصل کیا۔(۴۱)

اسلام اور قانونِ جنگ و صلح: اسلامی قانونِ جنگ و صلح پر مبنی علمی مطالعہ پر مشتمل یہ کتاب مجید خدوری (م ۲۰۰۷ء) کی تصنیف Islam and the Law of War and Peace ہے جس کا اُردو ترجمہ مولانا غلام رسول مہر نے کیا جو اسلام اور قانونِ جنگ و صلح کے عنوان سے شائع ہوا۔ یہ کتاب تقریباً 411 صفحات پر مشتمل ہے اور مکتبہ معین الادب، لاہور سے 1959ء میں گورنمنٹ اُردو لائبریری پٹنہ کے تعاون سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مصنف نے اسلامی قانون کے بنیادی مصادر، نظریۂ حکومت اور قانونِ جنگ و صلح کے اصولوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.3, 2025

مصنف کے مطابق اسلامی قانونِ جنگ بنیادی طور پر عدل، نظم اور انسانی احترام کے اصولوں پر قائم ہے۔(۴۲) اس کتاب میں معاہدات، سفارتی تعلقات، تجارتی روابط اور تنازعات کے حل کے طریقوں کو بھی اسلامی قانون کے تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔

مصنف کا بنیادی استدلال یہ ہے کہ اسلامی قانونِ جنگ کو اکثر مغربی مفکرین نے غلط انداز میں پیش کیا ہے، حالانکہ اسلامی فقہ میں جنگ کے واضح اخلاقی اور قانونی ضابطے موجود ہیں۔

اسلام کا نظامِ امن و سلامتی: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی (م ۲۰۱۳) کی تصنیف "اسلام کا نظامِ امن و سلامتی" اسلامی تعلیمات میں امن، رواداری اور معاشرتی استحکام کے اصولوں پر ایک مفصل مطالعہ پیش کرتی ہے۔ ۲۲۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب انصار والسنہ پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں سیرتِ نبوی کے مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ واضح کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ صبر، برداشت، عفو و درگزر اور باہمی رواداری کی روشن مثال ہے۔ کتاب میں متعدد واقعات اور تعلیمات کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام دراصل امن و سلامتی کا دین ہے اور اس کا مقصد انسانی معاشرے میں عدل و توازن کو قائم کرنا ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ اسلامی معاشرتی نظام میں امن و سلامتی کا قیام محض نظریاتی بات نہیں بلکہ عملی زندگی میں اس کا واضح اظہار سیرتِ نبوی میں ملتا ہے۔(۴۳)

رسول اللہ ﷺ کا نظامِ امنِ عالم: مولانا یوسف مجاہد الحسینی (متوفی ۲۰۱۹ء) کی تصنیف **"رسول اللہ ﷺ کا نظامِ امنِ عالم"** سیرتِ نبوی کے ان پہلوؤں کا جامع مطالعہ پیش کرتی ہے جو عالمی امن، انسانی اخوت اور معاشرتی انصاف سے متعلق ہیں۔ ۳۴۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب سیرت مرکز، فیصل آباد نے ۲۰۰۷ء میں شائع کی۔ مصنف نے قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہ اور تاریخی شواہد کی بنیاد پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کا بنیادی ہدف انسانی معاشرے میں امن، عدل اور باہمی احترام کا فروغ تھا۔

اس کتاب میں متعدد اہم موضوعات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے، جن میں تعمیرِ کعبہ کے موقع پر تنصیبِ حجرِ اسود کا واقعہ، یہودیوں اور دیگر غیر مسلم اقوام کے ساتھ حسنِ معاشرت، غیر مسلم شہریوں کے حقوق، خطبۂ حجۃ الوداع میں بیان کردہ انسانی حقوق کے اصول، نیز بیت المقدس اور مسئلہ فلسطین سے متعلق اسلامی نقطۂ نظر شامل ہیں۔ اس اعتبار سے یہ تصنیف سیرتِ نبوی کے امن پسند اور انسان دوست پہلوؤں کو اجاگر کرنے والی ایک اہم علمی کاوش ہے۔(۴۴)

معاصر اُردو کتب

فتوحاتِ شام: فضل محمد یوسف زئی (معاصر) کی اہم "تصنیف فتوحاتِ شام" ہے۔ اس کتاب کو دار الناشر، اردو بازار لاہور نے ۲۰۱۲ میں شائع کیا۔ یہ کتاب تقریباً ۳۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ علاّمہ یوسف زئی نے تاریخ اسلام، سیرتِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم، اسلامی فتوحات دیگر موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں۔ آپ نے مستند تاریخی کتب سے استفادہ کیا ہے۔ آپ کا اندازِ بیان تحقیقی اور سادہ ہے۔ فتوحاتِ شام میں آپ نے فتوحات کو تاریخی تسلسل اور علمی معیار کے مطابق بیان کیا ہے۔ اس کتاب میں بلادِ شام کی فضیلت، جغرافیائی و تاریخی پسِ منظر، عہدِ نبوی ﷺ میں شام کے ساتھ روابط، خلفائے راشدین کے دور میں اسلامی فتوحات، جنگ یرموک، دمشق، بیت المقدس اور دیگر فتوحات کے مذہبی، معاشی اور معاشرتی اثرات کو مستند تاریخی روایات کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اسلامی فتوحات شام کے مطالعہ کے لیے مفید ماخذ کی اہمیت رکھتی ہے۔ مصنف نے اس کتاب کے لیے علاّمہ واقدی کی کتاب فتوح الشام کو ماخذ بنایا ہے اور ضرورت کے تحت مستند حوالہ جات کے ساتھ مواد اخذ کیا ہے۔(۴۵)

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے جان و مال کا تحفظ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری (معاصر) کی کتاب "اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے جان و مال کا تحفظ" اسلامی قانون میں اقلیتوں کے حقوق کے موضوع پر ایک اہم علمی تصنیف ہے۔ یہ کتاب تقریباً 113 صفحات پر مشتمل ہے اور منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے اگست ۲۰۱۰ء میں شائع ہوئی۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مصنف نے اس کتاب میں قرآن و حدیث اور اسلامی فقہ کی روشنی میں اس اصول کو واضح کیا ہے کہ اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے جان و مال، عبادت گاہوں اور مذہبی آزادی کا تحفظ ایک بنیادی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ کتاب میں تاریخی مثالوں کے ذریعے یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلامی تاریخ میں غیر مسلم شہریوں کو نہ صرف مذہبی آزادی حاصل تھی بلکہ ان کی عبادت گاہوں اور سماجی حقوق کا بھی تحفظ کیا جاتا تھا۔(۴۶)

خدا کے لیے جنگ: برطانوی مصنفہ "کیرن آرمسٹرانگ (معاصر)" نے کتاب "خدا کے لیے جنگ" کے نام سے کتاب لکھی۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ محمد احسن بٹ" نے کیا۔ اس کتاب کو نگارشات، مزنگ لاہور نے ۲۰۱۴ میں شائع کیا۔ اس کتاب کے ۴۷۵ صفحات ہیں۔ مصنفہ نے اس کتاب میں جدید دور میں مذہب کے سیاسی استعمال، روایتی عقائد کی تبدیلی پر بات کی ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس کتاب میں اسلامی فتوحات کو موضوع نہیں بنایا بلکہ عیسائیوں کے دفاعی رویہ کو بیان کیا ہے۔ کتاب کے ابتدائی حصہ میں سلطنتوں کے عروج، فتوحات کے پس منظر اور ان کی روایتی سوچ کا احاطہ کیا گیا ہے۔(۴۷)

جنگ و امن کا تصور، اسلام و عیسائیت کی تعلیمات کے تناظر میں: ڈاکٹر ریحان اختر قاسمی (معاصر) کی تصنیف "جنگ و امن کا تصور: اسلام و عیسائیت کی تعلیمات کے تناظر میں "اسلام اور عیسائیت میں جنگ و امن کے تصورات کے تقابلی جائزے پر ایک اہم تحقیقی کام ہے۔ یہ کتاب ۲۷۱ صفحات پر مشتمل ہے اور ۲۰۱۴ء میں Educational Book House ، علی گڑھ سے، دارالمصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ کے اشتراک سے شائع ہوئی۔ مصنف نے اس تصنیف میں دونوں مذاہب کے جنگ اور امن سے متعلق نظریات کا علمی اور تقابلی تجزیہ پیش کیا ہے۔

کتاب میں قبل از اسلام جنگی تصورات، اسلامی تعلیمات میں جنگ کے اصول و مقاصد، قانونِ جہاد کی اہمیت اور جہاد کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل سے زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ مزید بر آں، مصنف نے عیسائی مذہبی روایت میں جنگ اور امن کے نظریات کا بھی جائزہ لیا ہے، تاکہ اسلام اور عیسائیت کے درمیان موجود فکری اشتراکات اور امتیازی خصوصیات کو واضح کیا جا سکے۔ اس طرح یہ کتاب بین المذاہب مطالعے اور جنگ و امن کے مذہبی تصورات کو سمجھنے کے لیے ایک مفید علمی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔(۴۸)

رحمت للعالمین کے اصولِ جنگ: خاور رشید بٹ (معاصر) کی تصنیف "رحمت للعالمین ﷺ کے اصولِ جنگ "ایک مختصر مگر تحقیقی نوعیت کا مطالعہ ہے، جسے ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن، لاہور نے شائع کیا ہے۔ تقریباً ۵۸ صفحات پر مشتمل اس کتابچے میں عہدِ نبوی کے جنگی مقاصد اور اسلامی جنگی اخلاقیات کو اختصار کے ساتھ مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مصنف نے قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہ اور سیرتِ طیبہ کے مستند حوالوں کی روشنی میں یہ واضح کیا ہے کہ اسلام میں جنگ کا تصور ہمیشہ اخلاقی اقدار اور انسانی اصولوں کا پابند رہا ہے۔ مصنف کے مطابق، رسول اللہ ﷺ کی عسکری حکمتِ عملی کا بنیادی ہدف ظلم، ناانصافی اور فساد کا خاتمہ اور معاشرے میں امن و استحکام کا قیام تھا۔ اسی بنا پر اسلامی تعلیمات میں جنگ کے دوران غیر مقاتل افراد، خواتین، بچوں، بزرگوں اور عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے، جو اسلامی جنگی اخلاقیات کی اعلیٰ انسانی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔(۴۹)

سیدنا عمر بن خطاب شخصیت اور کارنامے: ڈاکٹر علی محمد الصلابی (معاصر) نے "سیدنا عمر بن خطاب شخصیت اور کارنامے" کے نام سے ایک کتاب لکھی اس کتاب کا ترجمہ شمیم احمد خلیل السلفی اور عبد المعین بن عبد الوہاب مدنی نے کیا۔ یہ کتاب ایک جلد پر مبنی ہے جس کے ۸۴۸ صفحات ہیں۔ اس کتاب کو الفرقان ٹرسٹ خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ نے شائع کیا۔ مصنف نے اس کتاب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کے دورِ میں نظامِ حکومت کے اصول اور معاشرتی زندگی کے ساتھ نو آبادیاتی تعمیر و ترقی اور مختلف مسائل کے حل کے لیے وزارتِ خزانہ اور عدل و انصاف کو عمدہ

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کتاب میں صفحہ ۱۹۷ سے ۷۵۴ تک شام کی فتوحات دمشق، فحل، بسیان و طبریہ، حمص، قنسرین، قیساریہ اور بیت المقدس کی فتح کو مختصر بیان کیا گیا ہے۔(۵۰)

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ: ڈاکٹر علی محمد الصلابی (معاصر) نے "سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ" کے نام سے کتاب لکھی جس کا ترجمہ مولانا محمد اجمل بھٹی نے کیا۔ اس کتاب کو دار الاسلام سعودی عرب نے شائع کیا۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد ۷۵۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے قبولِ اسلام سے لے کر ہجرتِ مدینہ اور میدانِ جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو بیان کیا گیا ہے۔ صفحہ نمبر ۴۳۱ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لشکرِ اسامہ کی روانگی کے متعلق واضح کیا گیا ہے۔ جلد نمبر دو ۵۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں دورِ خلافتِ صدیقی میں شام کی فتوحات کا آغاز صفحہ ۲۴۰ سے کیا گیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں معرکہ اجنادین اور معرکہ یرموک کو نقشہ جات کے ساتھ واضح کیا ہے۔ ۵۱ اس کتاب میں بھی اسلامی فتوحات کے بلادِ شام پر اثرات کو واضح نہیں کیا گیا۔

تاریخ امت مسلمہ: مولانا محمد اسماعیل ریحان (معاصر) نے "تاریخ امتِ مسلمہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کو ادارہ النور نے المناھل پبلیشر گلستانِ جوہر کراچی سے شائع کیا۔ اس کتاب کا مقدمہ مولانا مفتی تقی عثمانی نے لکھا۔ اس کتاب کی چھ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ مصنف دورِ حاضر کے ابھرتے ہوئے تاریخ دان ہیں۔ یہ کتاب عام فہم اور آسان زبان میں لکھی گئی ہے۔ جلد اول میں مصنف نے کتاب کی ابتدا میں تاریخ اسلام کے تعارف کو بیان کیا ہے۔ حضرت آدمؑ کے دور سے حضرت عثمانِ غنی کے دور کو بیان کیا ہے۔ جلد دوم میں حضرت علیؑ کے دور میں ہونے والی خانہ جنگی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جلد سوم میں دورِ اموی اور دورِ عباسی کی تفصیل درج ہے۔ جلد چہارم میں جلد پنجم میں خلیفہ سلطان سلیم اول سے آخری خلیفہ عبد المجید ثانی تک بیان کیا گیا ہے۔ جلد نمبر چھ جنوبی ایشیا کی اسلامی سلطنتوں کے متعلق ہے۔

خلاصہ

سابقہ تحقیقی کام کے جائزے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی فتوحاتِ کے بلادِ شام پر اثرات کے موضوع پر متعدد مؤرخین، سیرت نگاروں اور محققین نے مختلف پہلوؤں سے گفتگو کی ہے۔ قدیم مصادر میں اسلامی فتوحات کے واقعات، جنگی مراحل، معاہدات، صحابۂ کرامؓ کی خدمات اور رومی سلطنت کے ساتھ ہونے والی کشمکش کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ان مصادر میں بالخصوص فتحِ دمشق، جنگِ یرموک، فتحِ بیت المقدس، فتحِ حمص اور فلسطین کی فتوحات کا ذکر ملتا ہے۔ تاہم ان کتب میں زیادہ تر توجہ واقعاتی اور تاریخی ترتیب پر مرکوز ہے، جبکہ فتوحات کے نتیجے میں بلادِ شام کے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور مذہبی حالات میں آنے والی تبدیلیوں کا جامع اور تجزیاتی مطالعہ نسبتاً کم نظر آتا ہے۔ جدید دور کے محققین نے بھی اسلامی فتوحات کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی کام کیا ہے۔ بعض اہلِ علم نے فتوحاتِ شام کے عسکری اور سیاسی اسباب کو موضوع بنایا، بعض نے رومی سلطنت کی کمزوریوں اور اسلامی ریاست کی قوت کو زیرِ بحث لایا، جبکہ بعض تحقیقات میں حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے کردار کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اسی طرح بعض مطالعات میں اہلِ شام کے ساتھ مسلمانوں کے معاہدات، مذہبی آزادی، جزیہ کے نظام اور امن و امان کے قیام کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ان تحقیقات سے اسلامی حکومت کے عدل، رواداری اور انتظامی صلاحیت کے کئی پہلو سامنے آتے ہیں۔ اگرچہ سابقہ تحقیقی کام میں اسلامی فتوحاتِ شام کے سیاسی اور عسکری پہلوؤں پر قابلِ قدر مواد موجود ہے، لیکن پہلی صدی ہجری کے تناظر میں ان فتوحات کے معاشی، معاشرتی، مذہبی اور تہذیبی اثرات کو ایک مربوط اور جامع انداز میں پیش کرنے کی گنجائش باقی ہے۔ بالخصوص یہ پہلو مزید تحقیق کے لیے قابل توجہ ہیں کہ اسلامی فتوحات کے بعد بلادِ شام کے عوامی نظام، طبقاتی ساخت، تجارتی سرگرمیوں، زرعی معاملات، مذہبی تعلقات اور انتظامی اداروں میں کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں۔

زیرِ نظر تحقیق اسی خلا کو پُر کرنے کی کوشش ہے۔ اس میں اسلامی فتوحات کے بلادِ شام پر مرتب ہونے والے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور مذہبی اثرات کا پہلی صدی ہجری کے پس منظر میں تجزیاتی مطالعہ کیا جائے گا، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ اسلامی فتوحات نے اس خطے کی تاریخ اور تہذیب کی تشکیل میں کس قدر مؤثر کردار ادا کیا۔

نتائج

عربی اور اردو کتب کے تجزیاتی مطالعے سے چند نمایاں نکات سامنے آتے ہیں جو اسلامی فتوحات کے تصور کو ایک جامع اور منظم طور پر واضح کرتے ہیں:

اسلامی فتوحات پر اُردو کتب میں فتوحات کو محض عسکری توسیع یا جنگی کامیابیوں کے طور پر نہیں بلکہ ایک منظم دینی، اخلاقی اور تہذیبی تحریک کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس کا مقصد عدل، امن اور انسانی فلاح کا قیام بتایا گیا ہے۔

ان کتب میں اسلامی فتوحات کے تاریخی بیانیے کی بنیاد زیادہ تر مستند عربی مآخذ پر رکھی گئی ہے، جن میں فتوح البلدان، تاریخ الطبری اور الکامل فی التاریخ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

اُردو سیرت و تاریخ نگاری میں فتوحات کو سیرتِ نبوی ﷺ کے تسلسل کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جس میں غزوۂ موتہ، غزوۂ تبوک اور دیگر عسکری واقعات کو بعد کی اسلامی ریاستی توسیع کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

خلفائے راشدین کے دور کی فتوحات کو اُردو لٹریچر میں اسلامی ریاست کے عملی استحکام اور انتظامی نظام کے فروغ کے بنیادی مرحلے کے طور پر پیش کیا گیا ہے، خاص طور پر شام اور عراق کی فتوحات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

ان کتب میں اسلامی فتوحات کے دوران قیادت، نظم و ضبط، عسکری حکمت عملی اور اخلاقی اصولوں کو نمایاں طور پر اجاگر کیا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جنگی کارروائیاں بھی اصولی اور ضابطہ اخلاق کے تحت انجام دی جاتی تھیں۔

بیشتر اُردو کتب میں واقعات کی تفصیل موجود ہے اسلامی فتوحات کے مطالعے میں عسکری حکمت عملی، قیادت کے اصول، نظم و ضبط اور اخلاقِ جنگ جیسے موضوعات کو نمایاں طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔

بلادِ شام کی فتوحات پر لکھے گئے اُردو ادب میں تاریخی واقعات کے ساتھ کہیں مذہبی اور تہذیبی اثرات کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔

اسلامی فتوحات پر لکھی گئی اُردو کتب میں تہذیبی و تمدنی اثرات کو بھی اہمیت دی گئی ہے، جس میں مفتوحہ علاقوں میں اسلامی تہذیب کے فروغ اور مقامی معاشرتی ڈھانچے پر اثرات شامل ہیں۔

اُردو سیرت و تاریخ نگاری نے اسلامی فتوحات کو نئی نسل کے لیے فکری و نظریاتی رہنمائی کا ذریعہ بنایا ہے، تاہم اس میں جدید علمی معیار اور تنقیدی اسلوب کی مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

مجموعی طور پر اسلامی فتوحات کا مطالعہ نہ صرف تاریخی اہمیت رکھتا ہے بلکہ یہ قیادت، ریاستی نظم، بین الاقوامی تعلقات اور تہذیبی ارتقاء کے فہم میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

سفارشات

اسلامی فتوحات پر تاریخ وسیرۃ کتب کے حوالے سے چند سفارشات درج ذیل ہیں۔

اسلامی فتوحات پر اُردو کتب میں تحقیق کو جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق مزید منظم اور تنقیدی بنانے کی ضرورت ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اسلامی فتوحات کے مطالعے کو صرف روایتی تاریخی بیان تک محدود رکھنے کے بجائے اسے بین الموضوعاتی تحقیق کے دائرے میں لایا جائے۔

جامعات میں اس موضوع پر تحقیقی کام (MPhil اور PhD سطح) کو فروغ دیا جائے تاکہ اس میدان میں موجود علمی خلا کو پر کیا جا سکے۔

اسلامی فتوحات کے اخلاقی، انتظامی اور عسکری اصولوں کو جدید قیادت اور پالیسی اسٹڈیز کے تناظر میں بھی شامل کیا جائے۔

اُردو زبان میں ایسے تحقیقی کام کی حوصلہ افزائی کی جائے جو اسلامی فتوحات کے تہذیبی، سماجی اور فکری اثرات کو معاصر عالمی تناظر میں پیش کرے۔

حوالہ جاتی نظام اور تحقیقی معیار کو مزید مضبوط بنایا جائے تاکہ اُردو علمی ادب بین الاقوامی معیار کے قریب آسکے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

۱)۔ابنِ ہشام، محمد بن اسحاق(م ۱۵۱ھ)السیرۃ النبویہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج،ا، ص، ۲۸۱

۲ ۔ابنِ ہشام، محمد بن اسحاق(م ۱۵۱ھ)السیرۃ النبویہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج،ا، ص، ۲۱

۳)۔ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، امام(م ۱۸۲ھ)، کتاب الخراج، ترجمہ: مولانا نیاز احمد اکاڑوی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن، ص، ۴

۴)۔ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم،(م ۱۸۲ھ)، کتاب الخراج، ترجمہ: مولانا نیاز احمد اکاڑوی، ص، ۱۲

۵)۔الواقدی، محمد بن عمر(م ۲۰۷ھ)، المغازی، دار الکتب العمیہ، بیروت، س، ن، ص، ۲۶

۶) ۔الواقدی، محمد بن عمر(م،۲۰۷ھ)، صحابہ کرام کے جنگی معرکے، ترجمہ: شبیر احمد سہارنپوری، دار الاشاعت مصطفائی، دہلی، ۲۰۰۶ء، ص، ۱۱۹

۷) ۔القاسم، ابوعبید بن سلام،(م ۲۲۴ھ)، کتاب الاموال، ترجمہ: عبد الرحمٰن سورتی، ادارہ تحققاتِ اسلامی، اسلام آباد، ص ۱۱۳-۱۱۷

۸) ۔ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد(م، ۲۳۰ھ)، طبقات ابن سعد، ترجمہ: علامہ عبد اللہ العمادی، نفیس اکیڈمی، کراچی، ص، ۷

۹)۔بلاذری، ابوالحسن احمد بن یحیٰ(م ۲۷۹ھ)، فتوح البلدان، ۱۹۳۲ء، ترجمہ: ابوالخیر مودودی، جامع عثمانیہ حیدر آباد، دکن، ص ۵-۹

۱۰)۔یعقوبی، احمد بن ابی یعقوب بن جعفر(م ۲۸۴ھ)، تاریخِ یعقوبی، ترجمہ: مولانا اختر فتح پوری، نفیس اکیڈمی، کراچی، ص، ۱۴

۱۱)۔الطبری، محمد بن جریر(م ۳۱۰ھ)، تاریخِ طبری، ۲۰۰۴ء، نفیس اکیڈمی کراچی، ج،اص، ۱۷

۱۲)۔الطبری، محمد بن جریر(م ۳۱۰ھ)، تاریخِ طبری، ۲۰۰۴ء، ج، ۲، ص، ۱۴

۱۳)۔المسعوی، ابوالحسن علی بن حسین(۳۴۶ھ)، مروج الذہب و معادن الجواہر، ترجمہ: کوکب شادانی، ۱۹۸۵ء، نفیس اکیڈمی، کراچی، ج، ۲، ص، ۲۴

۱۴)۔محمد بن احمد مقدسی، شمس الدین ابو عبد اللہ(م ۳۸۰ھ)احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، مکتبہ مدبولی، قاہرہ، ج،ا، ص، ۱۵

۱۵)۔الماوردی، ابوالحسن علی بن حبیب، الاحکام السلطانیہ، ۱۹۹۰ء، ترجمہ: ساجد الرحمٰن صدیقی، اسلامک پبلیشر، پرائیوٹ لاہور، ص، ۴

۱۶)۔ابن عساکر، ابوالقاسم علی بن حسن بن علی(۵۷۱ھ)تاریخِ مدینہ دمشق، ۱۹۹۵ء، دار الفکر، بیروت، ج،ا، ص ۸۰

۱۷)۔الحموی، شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ، (۶۲۶ھ)، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، طبع دوم، ۱۹۹۵ء ج،ا، ص، ۱۳

۱۸)۔ابن کثیر، عزالدین ابوالحسن(م ۶۳۰ھ)، الکامل فی التاریخ، ترجمہ: محمد جمیل الرحمٰن، دار الطبع، جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد دکن، ج،ا، ص، ۵۴

۱۹)۔ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد،(م ۷۴۸ھ) معجم البلدان، طبع اوّل، ۲۰۰۳ء دار الکتاب العربی، بیروت، ج،ا، ص، ۲۰

۲۰) ۔ابن کثیر، ابوالفداء عماد الدین،(م، ۷۷۴ھ)البدائیہ والنہائیہ، ترجمہ: اختر فتح پوری، ص، ۵

۲۱) ۔ابنِ خلدون، عبد الرحمٰن بن محمد(م، ۸۰۸ھ)، تاریخ ابنِ خلدون، ۲۰۰۳ء، نفیس اکیڈمی، کراچی، ج،ا، ص، ۲۶۹

۲۲) ۔سیوطی، جلال الدین(م ۹۱۱ھ)، تاریخ الخلفاء، ترجمہ: محمد مبشر چشتی، ۲۰۰۲ء، اشتیاق اے پرنٹرز لاہور، ص، ۳۰

۲۳)۔حلبی، علی ابن برہان الدین(م ۱۰۴۴ھ)، سیرت حلبیہ، ۲۰۰۹ء، ترجمہ: محمد اسلم قاسمی، دار الاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی، ج، ۵، ص، ۴۳۷

۲۴)۔نجیب آبادی، اکبر شاہ خان،(م، ۱۹۳۸ء)، دار الاندلس، مرکز القادسیہ، لاہور، ص، ۲

۲۵)۔نعمانی، شبلی(م ۱۹۱۴ء)، الفاروق، توصیف پبلی کیشنز، لاہور، ص، ۱۱

۲۶)۔علی امیر، سیّد،(م ۱۹۲۸ء)، روح الاسلام، ترجمہ: محمد ہادی حسین، ۱۹۹۶ء، کشمیر کتاب گھر، ریزیڈینسی روڈ، جموں، ص، ۴۰۶

۲۷)۔علی امیر، سیّد،(م ۱۹۲۸ء)، روح الاسلام، ترجمہ: محمد ہادی حسین، ص ۴۲۶

۲۸)۔عبد الباری، رسول اللہ کی جنگی حکمتِ عملیاں، ۱۹۸۶ء الفیصل، ناشران و تاجران کتب، لاہور، ص، ۷۹

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۲۹)۔ جیراج پوری، علامہ اسلم (م ۱۹۵۵ء)، تاریخ الامت، دوست ایسوسی ایٹس پبلیشرز۔ ۱۹۹۶ء، ص، ۱۱

۳۰)۔ آزاد، مولانا ابوالکلام (م ۱۹۵۸ء)، اسلام کا نظریہ جنگ، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور، ص، ۵۷

۳۱)۔ مے کش، مرتضیٰ احمد خان (م ۱۹۵۹ء)، تاریخ اقوامِ عالم، ۱۹۵۰ء، مجلس ترقی ادب، لاہور، ص، ۴۱-۶۱

۳۲)۔ مصطفیٰ سباعی (م ۱۹۶۴ء)، اسلام کا نظامِ امن وجنگ، ترجمہ: عبدالحلیم فلاحی، ۲۰۱۶ء، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلیشر، نئی دہلی، ص، ۲۵

۳۳)۔ لینگر، ولیم ایل، انسائیکلوپیڈیا تاریخِ عالم، ترجمہ: غلام رسول مہر، ۲۰۱۰ء، الوقار پبلیکیشنز، لاہور، ص، ۲۰۰

۳۴)۔ کے حتی، فلپ (م، ۱۹۷۸ء) تاریخِ شام، غلام علی اینڈ سنز، پرائیویٹ لیمیٹڈ، لاہور، ص، ۱۱

۳۵)۔ حامد انصاری غازی (م ۱۹۹۲ء)، اسلام کا نظامِ حکومت، مکتبہ الحسن، لاہور، س ن، ص، ۴۰۴

۳۶)۔ مودودی، ابوالاعلی، جنگ اور امن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۶۷ء، ص، ۵۷-۶۲

۳۷)۔ محمد اکبر خان (م ۱۹۹۳ء)، اسلامی طریقِ جنگ، فیروز سنز لیمیٹڈ لاہور، ۱۹۵۹ء، ص، ۱۱۲

۳۸)۔ مولانا سعید الرحمٰن علوی (م ۱۹۹۴ء)، اسلامی حکومت کا فلاحی تصور، ۲۰۰۳ء، مکتبہ جمال لاہور، ص، ۲۷

۳۹)۔ ممتاز لیاقت (م ۱۹۹۵ء)، تاریخ بیت المقدس، ۱۹۷۳ء، سنگِ میل پبلیکیشنز، لاہور، ص، ۱۲۱

۴۰)۔ ایڈورڈ سعید (م ۲۰۰۳ء)، مسئلہ فلسطین، ترجمہ: غلام رسول، ۱۹۹۱ء، ایلفاء براوؤ پبلیشر، لاہور، ص، ۸

۴۱)۔ مبارک پوری، صفی الرحمٰن (م ۲۰۰۶ء)، الرحیق المختوم، مکتبہ سلفیہ، شیش محل لاہور، ۱۹۸۸ء، ص، ۲۱

۴۲)۔ مجید خدروی، اسلام اور قانونِ جنگ و صلح، ترجمہ، غلام رسول مہر، ۱۹۵۹ء، مکتبہ معین الادب، لاہور، ص، ۹۵

۴۳)۔ صدیقی، ابوحمزہ عبدالخالق (م ۲۰۱۳ء)، اسلام کا نظامِ امن سلامتی، انصار والسنہ پبلیکیشنز، لاہور، ص، ۶۳

۴۴)۔ مجاہد الحسینی، یوسف (م ۲۰۱۹ء)، رسول اللہ کا نظام امن عالم، ۲۰۰۷ء، سیرت مرکز، فیصل آباد، ص، ۱۱۸

۴۵)۔ زئی، محمد یوسف (معاصر) فتوحاتِ شام، ۲۰۱۲ء، دارالناشر، اردو بازار لاہور، ص، ۱۳

۴۶)۔ محمد طاہر القادری، اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے جان ومال کا تحفظ، ۲۰۱۰ء منہاج القرآن، پبلیکیشنز، لاہور، ص، ۲۴

۴۷)۔ آرمسٹرانگ، کیرن (معاصر)، خدا کے لیے جنگ، ۲۰۱۴ء، نگارشات، مزنگ لاہور، ص، ۵۷

۴۸)۔ ریحان اختر قاسمی، جنگ وامن کا تصور، اسلام اور عیسائیت کے تناظر میں، ۲۰۱۴ء، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ص، ۶۱

۴۹)۔ خاور رشید بٹ، رحمت اللعالمین ﷺ، اصولِ جنگ، ادارہ حقوق الناس ویلفئر فاؤنڈیشن، لاہور، ص، ۲۱

۵۰)۔ الصلابی، علی محمد، سیدنا عمر بن خطاب شخصیت اور کارنامے، ترجمہ: شمیم احمد خلیل السلفی، عبدالمعین بن عبدالوہاب، الفرقان ٹرسٹ، خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ

۵۱)۔ الصلابی، علی محمد، سیّدنا ابو بکر صدیقؓ، دار السلام، سعوی عرب، ص، ۳۰۲

❖❖❖